CHAPTER 56

URDU

Doctoral Theses

01. ANSARI (Mohd. Ilyas)
Paigham Afaqui Ki Adabi Khidmat Ka Tahaqiqi Wa Tanqidi Mutalea.
Supervisor: Prof. Irteza Karim
<u>Th 28766</u>

Abstract

پیغام آفاقی)2016- 1956 (کاشمار دور حاضر کے ممتاز و منفردفکشن نگاروں میں ہوتا ہے انہوں نے اپنے فکر و فن کی بنیاد پر ایک نئی تخلیقی راہ ہموار کی۔ پیغام آفاقی ناول اور افسانہ دونوں ہی اصناف پر کامل قدرت رکھتے تھے۔ "مکان)"1989 (کے شائع ہوتے ہی اردو دنیا میں ایک ہنگامہ برپا ہو گیا تھا اس کے بعد ان کے ناول "پلیتہ) "2011 (نے بھی ادبی حلقوں میں خوب پذیرائی حاصل کی یہی وجہ ہے کہ پیغام آفاقی کی شخصیت ایک ناول نگار کی حیثیت سے مستحکم ہو گئی لیکن افسانے بھی وہ لکھتے رہے اور 2002 میں جب ان کا افسانوی مجموعہ مافیا منظر عام پر آیا تو ادبی دنیا نے بخوبی محسوس کیا کہ وہ ایک بہترین افسانہ نگار بھی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ پیغام آفاقی نے فکشن کے علاوہ شاعری کے میدان کو بھی سر کرنے کی کوشش کی تھی۔ علاوہ ازیں انہوں نے بعض اچھے مضامین بھی تحریر کیے جن سے ان کی تنقیدی صلاحیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ پیغام آفاقی 1980 کے بعد کی نسل کے نمائندہ فکشن نگار ہیں۔ اس دور میں اردو فکشن کے منظر نامے پر ایک ایسی توانا نسل ابھر کا سامنے آئی جس نے زندگی کے حقائق کی غیر مشروط جستجو اور شناخت پر توجہ مرکوز کی۔ اردو فکشن کو نظریاتی بندشوں سے آزاد کیا۔ موضوع، ہییت، تکنیک اور اسلوب کی سطح پر اس میں تنوع اور ہمہ گیریت پیدا کی۔ اردو فکشن کو محض داخلیت اور وجودیت کے حصار سے نکال کر اسے انسانی زندگی کے جملہ مسائل و معاملات کے اظہار کا وسیلہ بنایا۔ اس نسل کے نمائندہ فکشن نگاروں میں سید محمد اشرف، طارق چھتاری، غضنفر، ابن کنول، پیغام آفاقی، حسین الحق، شفق، مشرف عالم ذاقی، ذکیہ مشہدی، ترنم ریاض وغیرہ شامل ہیں

Contents

1. Paigham Afaqui ke fun ka takhleeqi irteqa 2. Paigham Afaqui ke hum asar fiction nigar (Bihar kea ham fiction nigar) 3. Novel nigari 4. Paigham Afaqui ki afsana nigari 5. Shairi. Khulasa-e-kalam Aur Kitabiyat.

02. FAIZAN ASHRAF
1980 Ke Baad Urdu Tehqeeq.
Supervisor: Prof. Mushtaq Alam Qadri
<u>Th 28767</u>

Abstract

علمی ارتقاء کی مستند گواہی ان ریاضتوں میں مضمر ہے جو تحقیق کے قالب میں ڈھل کر مختلف علوم و فنون کو نئی جہات عطا کرتی ہیں۔ تحقیق، درحقیقت، عقل و ادراک کی وہ متحرک جولانی ہے جو مشاہدہ، تجربہ، تنقید اور تجزیہ جیسے عناصر کو یکجا کرکے علم کی نئی تشکیل کرتی ہے۔ باب اول :اس باب کا آغاز تحقیق کی تعریف سے ہوتا ہے، جہاں مختلف ماہرین کے افکار کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ تحقیق دراصل کسی مسئلے یا موضوع کو نئے زاویوں سے دیکھنے، جانچنے اور پرکھنے کا سنجیدہ و سائنسی عمل ہے۔ باب دوم:باب دوم میں اردو تحقیق کی روایت پر روشنی ڈالی ہے۔اردو میں باقاعدہ ادبی تحقیق کا آغاز بیسویں صدی کے اوائل میں ہوا، مگر اس کی ابتدائی جھلکیاں اٹھارویں اورانیسویں صدی میں ہی نظر آنے لگیں۔ اس دور میں اردو میں تذکرہ نگاری کا رواج عام تھا، جو بنیادی طور پر شاعروں کی زندگیوں اور کلام کا بیان تھا، لیکن ان میں تحقیقی خصوصیات کا فقدان تھا۔ باب سوم:اس باب میں، میں نے اردو تحقیق کی اُس زرخیز روایت کو موضوع بنایا ہے جو ۰۸۹۱ء سے قبل پروان چڑھی اور جس کی بنیاد اُن جلیل القدر محققین نے رکھی جنھوں نے تحقیق کو ایک علمی ذمہ داری، فکری جستجو، اور تہذیبی فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ باب چہارم:اس باب میں اردو تحقیق کے اُس

نئے علمی منظرنامے کو موضوع بنایا گیا ہے جو ۰۸۹۱ء کے بعد وجود میں آیا۔ اس عہد میں تحقیق صرف ماضی کے سرمایے کی حفاظت یا قدیم متون کی تدوین تک محدود نہیں رہی، بلکہ ایک متحرک، بامقصد اور فکری طور پر سنجیدہ عمل کے طور پر سامنے آئی۔ پانچویں باب میں ۰۸۹۱ء کے بعد فنِ تحقیق پر سامنے آنے والی اہم کتابوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ حصل مطالعہ کتابیات

Contents

1. Tehqeeq ke maani aur mafhoom 2. Urdu tehqeeq ka aghaz-o-irteqa 3. 1980 se qabl Urdu tehqeeq (Numanida mehaqqaqeen ke hawale se) 4. 1980 ke baad Urdu tehqeeq (Numanida mehaqqaqeen ke hawale se) 5. 1980 ke bad chand aham tehqeeqi kutub ka tehqeeqi-o-tanqeedi jaiza. Ma-hasil Aur Kitabiyat.

03. HADIYA TABASSUM
Wajida Tabassum Ke Fiction Ka Tajziyati Mutalea (Nisaiyat Aur Tanisiyat Ke Hwale Se.
Supervisor: Dr. Qamarul Hasan
Th 28515

Abstract

خواتین فکشن نگاروں میں ایک نام واجدہ تبسم کا ہے۔ واجدہ تبسم ۴۱/مارچ ۵۳۹۱ء کو امراوتی مہاراشٹر میں پیداہوئیں۔ ۷۴۹۱ ء میں جب ملک آزاد ہوا تو ان کا پورا خاندان امراوتی سے حیدرآباد منتقل ہوا۔ آگے کی تعلیم انھوں نے حیدرآباد سے ہی حاصل کی۔ مالی مشکلات کے سبب واجدہ نے ایف اے اور بی اے کی تعلیم جامعہ عثمانیہ حیدرآباد سے پرائیوٹ طور پر پاس کیا۔ ۰۶۹۱ء میں ہی ان کی شادی خاندان کے ہی ایک شخص اشفاق احمد سے ہوئی جن کے ساتھ وہ مستقل طو رپر ممبئی منتقل ہوگئیں۔ واجدہ نے اپنے تمام کرداروں کے ذریعہ اس مرد اساس معاشرہ پر چوٹ کیا ہے۔ ناول کے مقابلہ میں واجدہ کے افسانوں کے کردار زیادہ متحرک اور فعال ہیں، جب کہ ناول کے کرداروں کی فکر روایتی انداز کی ہے۔ ان کے اندر یکسانیت ہے۔ ناول کے مقابلے میں افسانوں کے کردار زیادہ اپیل کرتے ہیں اورجہاں تک مکالمہ نگاری کا تعلق ہے توواجدہ نے کرداروں کی سماجی حیثیت کو پیش نظر رکھ کر مکالمے لکھے ہیں۔ ان کے مکالمے مقتضائے حال کے مطابق ہیں۔ان کے مکالموں سے کرداروں کے شخصی اوصاف کا پتہ چلتا ہے۔ واجدہ نے اپنی کہانیوں میں کوئی نہ کوئی نقطہٴ نظر یا نظریہٴ حیات ضرور پیش کیا ہے اورجہاں ضرورت محسوس کی مسئلہ قاری کے سامنے پیش کرکے اس کا حل قاری پر چھوڑدیا ہے تاکہ وہ اپنے فہم سے کہانی پر رائے دے سکے۔ غرض یہ کہ واجدہ تبسم کے فکشن میں فکروفن کی تمام خوبیاں بدرجہٴ اتم موجود ہیں۔ انھوں نے معیاری ادب تخلیق کیا ہے اورفکشن کی ترویج واشاعت میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا ہے

Contents

1. Tanisiyat tasawwur aur tanazur 2. Wajidah Tabassum: shakhsiyat-o-fikr ki roshni Mein 3. Wajidah Tabassum ke novelon ke nisai Kirdaron ka tajziyati mutala 4. Wajidah Tabassum ke afsanon ke nisai kirdaron ka tajziyati mutala. Ma-hasil Aur Kitabiyat.

04. HUSSAIN (Md. Monazir)
Takhliqat-E-Khwaja Ahmad Abbas Ka Fanni W Fikri Mutalea.
Supervisor: Prof. Mohammad Kazim
Th 28768

Abstract

خواجہ احمد عباس کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ وہ اردو ادب میں ایک ہمہ جہت ادیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔وہ بیک وقت صحافی، افسانہ نگار، ناول نگار، ڈرامہ نویس،اور کہانی کار تھے۔ خواجہ احمد عباس نے فلمی دنیا میں بھی نمایاں مقام حاصل کیا۔ ان کی تصنیفات اور فلموں میں حقیقت نگاری، سچائی اور انقلاب کا پیغام ملتاہے ۔خواجہ احمدان کی تخلیقات میں ایک عام مزدور، کسان اور مظلوم طبقے کی آواز سنائی دیتی ہے ۔ وہ ترقی پسند فکر اور انسان دوستی کے ترجمان تھے۔ اس مقالے کا بنیادی مقصد خواجہ احمد عباس کی شخصیت اور فن کو ایک جامع تناظر میں دیکھتے ہوئے اردو ادب میں ان کی ادبی حیثیت متعین کرنے کی کوشش ہے۔ یہ مقالہ چھ ابواب پر مشتمل ہے، جن میں ان کی زندگی، ان کے عہد کے حالات، افسانہ نگاری، ناول نگاری، صحافت اور فلمی خدمات کو تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں خواجہ احمد عباس کی پیدائش،خاندانی پس منظر،تعلیم اور ان کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

سے1987 تک کا دور سیاسی، سماجی اور ادبی اعتبار سے انتہائی ہنگامہ خیز اور انقلابی تبدیلیوں کا دور تھا۔ 1914 دوسرے باب میں انہیں تبدیلیوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔جس صنف سے خواجہ احمد عباس کو اردو ادب میں سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی، وہ افسانہ ہے۔ ان کی افسانہ نگاری کا تجزیہ اس مقالے کے تیسرے باب میں کیا گیا ہے۔خواجہ احمد عباس کی ناول نگاری اور ان کے ناولوں کا جائزہ چوتھے باب میں پیش کیا گیا ہے۔پانچویں باب میں خواجہ احمد عباس کی فلم اورفلمی کہانیاں زیر بحث ہیں۔وہیں چھٹے باب میں ان کی دیگر تصنیفات جیسے ڈرامے،سفرنامے،سوانح،خاکے اور صحافتی کالم کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

Contents

1. Khwaja Ahmad Abbas: hayat-o-shakhsiyat 2. Khwaja Ahmad Abbas ke ahad ki siyasi, samaji aur adbi soorat-e-haal 3. Khwaja Ahmad Abbas ke afsanon ka tajziyati mutala 4. Khwaja Ahmad Abbas ke novelon ka tajziyati mutala 5. Khwaja Ahmad Abbas ki filmi kahaniyon ka tajziyati mutala 7. Khwaja Ahmad Abbas ki deegar takhleeqat ka tajziyati mutala. Hasil-e-mutala Aur Kitabiyat.

05. IRFAN AHMAD
Urdu Ghazal Ka Mauzuati Mutalea (1960-1980).
Supervisor: Prof. Zahir Ali Khan
Th 28516

Abstract

اردوغزل،شعر و شاعری کی تمام اصناف میں سب سے پسندیدہ صنف سخن ہے۔ادب میں جس طرح اس کا ظہور ہوا اور آج پوری اردو دنیا میں جس طرح کا اس کا بول بالا ہے کسی اور صنف کو یہ شہرت و مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی۔ اس کی کامیابی کا اصل راز اس کے لطیف تشکیلی عناصر اورہمہ گیر موضوعات میں مضمر ہے۔ موضوعات کے حوالے سے جب ہم اس صنف کی روایات اور شعری سرمائے پر نظر ڈالتے ہیں تو دکھتے ہیں کہ غزل محض حسن و عشق کے تذکرے کا نام نہیں بلکہ زماں و مکاں کی تبدیلیوں کے زیر اثر حیات و کائنات کے تمام رنگوں سے ترتیب پاتا ایک ایسا منظر نامہ ہے جس کے ہر منظر میں انسان اور اس کی داستان پنہاہے۔ تاریخی ارتقاء کے اعتبار سے جب ہم غزل کے موضوعات کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہے یہ حسن و عشق کی داستان، پیار کے چونچلے اور ناز و نیاز کی باتوں سے غزل معاملہ بندی کے تمام موضوعات تک آئی اور آگے بڑھی تو واردات قلبی تک پہنچی اور آگے بڑھی تو فلسفیانہ اور صوفیانہ عقائد کے بیان تک آئی۔ اور آگے بڑھی تو سماج کے د کھ د رد اور عام حالات کے تذکرے تک پہنچی۔ اور قدم بڑھایا تو قوم و وطن کے دکھ درد کا اظہار بھی اس نے موضوع میں شامل کر لی۔ اس طرح بدلتی ہوئی قدروں کے زیر اثر غزل نے ہمارے فکری، جذباتی، جمالیاتی، سماجی، تہذیبی، اخلاقی اقدار اور رویّوں کی نمائندگی کرنے کی بھر پور مساعی کی ہے، جہاں ہماری تہذیبی و سماجی تاریخ غرض ہرقسم کی لہو لہان زندگی ان گنت جھلکیاں اور مرقعوں کی صورت گری اس عہد)۰۶۹۱۔۰۸ (کی غزل میں دکھائی دیتی ہے

Contents

1. Ghazal mein mauzua-o-muad ki ahmiyat 2. 1960 se qabl ghazal ke mauzuat: ek jaiza 3. Jadeed ghazal ke mauzuat (1960-1980) numaindah shorai ke hawale se 4. Jadeed ghazal mein iqdar shikast-o-rekht 5. Jadeed ghazal mein mauzua-o-hayat ki hum-ahangi aur tarseel-o-ablagh ke masail. Hasil-e-mutala aur Kitabiyat.

06. IZZA MOIN
Halqa-E-Arbab-E-Zauq Ek Mutalea.
Supervisor: Prof. Shazia Omair
Th 28517

Abstract

Adab ka ta;allug samaj se barahe rast hota hai.yehi wajah hai ke ise samaj ka aaina kaha jata hai.adeeb samaj mai runuma hone wali tabdeeliyon (khuah wo burai ho ya acchai) ka baghaur mutalea karta hai, jaanchta aur parakhta hai aur takhayyul ki madad se apne fan ke sahare samaj ko uski asl haqeeqat se waqif karta hai sath hi samaj ko simt-o-raftar ata karne ki koshish bhi karta hai.baaz dafa ye kaam fardan

fardan anjaam pata hai aur baaz dafa ijtemai shakl ikhtyar kar leta hai. Adeebo ki ye kawishen duniya ke har adab mein maazi ta haal jaario sari hain. samaj mein adeebo ke in karnamo se badi tabdiliyan hui hain. Jis wagt tarakki pasand adbi tehreeq urdu adab mein apne nazaryaat o rujhaanaat ke mutabiq naye mauzuaat, mawaad, usloob, taknik aur heyat ko farogh de rahi thi aur mukammal taur per urdu adab uske zer-e-asar ho gaya tha,un dinon kuch addeb taraggi pasand tehreek ke is nazariye se muttafiq nahi the ke Qalam ko kisi jabr mein rakha jaye ya kisi nazariye se bandha jaye. sirf kharjiyat hi ko adab mein jagah dena addeb ki aazadi ke khilaf haí. Ye kahan ka insaaf hai ke sare samaaj ki zimmedari adeeb ke kandho par ho magar bazaat-e-khud wo apni pareshaniyon aur dil mein paida hone wale jazbaat-o khayalaat ko adab ka sahara lekar manzar-e-aam par na la sake. isi nazariye ke tehat jin logon ne taraqqi pasand tehreek se alehda adab ko naya rang-o-roop ata kiya unhen halqa-e-arbab-e-zaug ke naam se jana jata hai.

Contents

1. Taaruf, halqa-e-arbab-e-Zauq; Tehreek ya rujhan, halqa-e-arbab-e-Zauq ki ibtedai, hawashi 2. Halqa-e-arbab-e-Zauq ki shairi 3. Halqa-e-arbab-e-Zauq mein afsana nigari 4. Halqa-e-arbab-e-Zauq ki tanqeed nigari 5. Halqa-e-arbab-e-Zauq mein khawateen qalamkar. Hasil-e-Mutala aur Kitabiyat.

07. KHUSHBOO PARVEEN
Urdu Rubai Fan aur Imkanat.
Supervisor: Dr. Hriday Bhanu Pratap
Th 28769

Abstract

اردو ادب کے بیشترادیب رباعی کو ایک مشکل اور سخت جان صنفِ سخن تسلیم کرتےہیں۔ فن کی کسوٹی پر بغیر پرکھے اور بغیر اس کے مطالعے کے کسی بھی فن کے ساتھ یہ رویہ اس صنف کی مقبولیت میں میل کا پتھر ثابت ہوتا ہے۔ آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ رباعی کا فن کیا ہے اور کتنا مشکل ہے۔ رباعی کے فن پربات کرنے سے قبل رباعی ہے کیا اس کی تعریف کیا ہے اس کو جانتے ہیں ۔ رباعی عربی زبان کا لفظ ہے جو ربع سے مشتق ہے جس کے معنی چار کے ہوتے ہیں یہ مختصر ترین نظم ہے اور شاعری کی اصطلاح میں رباعی وہ صنفِ سخن ہے جو بحر ہزج کے اخرب اور اخرم کے چوبیس اوزان میں سے کسی بھی وزن میں چار مصرعوں پر مشتمل ہو ، جس میں ایک مکمل مضمون یا خیال کو ادا کیا جائے۔ رباعی کے فن کے لیے ضروری ہے کہ اس کے چاروں مصرعے آپس میں مربوط ہوں تسلسل بیان کا ہونا اس صنف کے لیے بے حد ضروری ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کہ رباعی کا فن سمندر کو کوزے میں سمیٹنے کا فن ہے۔ کسی بھی رباعی گو کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ تسلسلِ بیان اور الفاظ و تراکیب کو بر محل استعمال کرے گویا رباعی کہنا ایسا ہے جیساکہ خونِ جگر صرف کرنا،یہی وجہ ہے کہ رباعی کہنے والوں پر دیگر پابندیوں کے ساتھ ساتھ موزوں الفاظ اور دلکش اسلوب کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ ان صلاحیتوں کے فقدان کے باعث اعلیٰ درجے کی رباعی وجود میں نہیں آسکتی ۔

Contents

1. Urdu rubai ka fun 2. Urdu rubai ka aghaz-o-irteqa 3. Urdu rubai ka mauzuati mutala 4. Urdu rubai, fun aur imkanat 5. Ma-hasil aur Kitabiyat.

08. QUADIR (Mohd. Abdul)
Rampur Raza Library Mein Maujood Ghair Matbooa Tazkiron Ka Tahqeeqi-O-Tanqeedi Jaiza.
Supervisor: Prof. Mushtaq Alam Qadri
Th 28770

Abstract

دنیا کی ہر زبان کے تحفظ اور اس کے فروغ و عروج کی ذمہ داری ادب کے حوالے ہوتی ہے ادب نثر و نظم سے ترکیب پاکر اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ہر زبان کا ادبی سر مایہ نثر و نظم کے عمدہ خیالا ت پر مبنی ہوتاہے جن کے ذریعہ انسانی جذبات و خیالات کی عکا سی کی جاتی ہے۔ اس میں نازک احساس و خیالات کو الفاظ کا جامہ پہناکر پیش کیا جاتا ہے تاکہ نزاکت و سلاست کا سلسلہ بنا رہے اور دنیا کا ہر ادب اسی سے تشکیل پاکر اس کے دائرہ کار کو وسیع کرنے میں اپنا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اردو زبان و ادب بھی اس سے خالی نہیناس کا سرمایہ بھی نثرو نظم کو محیط ہے۔ اسے افسانوی اور غیر افسانوی حصوں میں تقسیم کیا جا تا ہے افسانوی نثر میں قصہ کہانی اور دساتیر کا اہم کردار ہوتا ہےدوسری صنف مینحقیقت اور صداقت کا اہم رول ہوتا ہے اور انہیں کے ارد گرد اس کامدار گردش کرتا ہے۔ افسانوی نثر کا دائرہ کار غیر افسانوی نثر کے مقابلے میں زیادہ رنگینیاں،وسعتیں اور اظہار مافی الضمیر کے مواقع سمیٹے ہوئے ہے لیکن حقیقت کی ترجمانی کا شرف غیر افسانوی نثر کو حاصل ہے اس میں حقائق کا ایسا بیان ہوتا ہے جس میں کسی ارتیاب کی گنجائش نہیں ہوتی اور اس کا براہ راست حقائق سے تعلق ہوتا ہے یہ اصناف اپنے جداگانہ اقسام کے ذریعہ تشکیل و ارتقا کے مراحل سے گذرتے ہوئے اگلی منزلی کی جانب رواں رہ کر اپنے جاوداں ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

Contents

1. Tazkire ka fun 2. Urdu mein adbi tehqeeq nigari ek jaiza 3. Rampur Raza Library ek taaruf 4. Rampur Raza Library mein maujood ghair matbua tazkiron ka tehqeeqi-o-tanqeedi jaiza. Ma-hasil Aur Kitabiyat.

09. ZAFFER IQBAL
Asar-E-Hazir Mein Urdu Shairi (Khita E Peer Panjal Ke Hawalay Se.
Supervisor: Prof. Mohd. Naushad Alam
<u>Th 28518</u>

Abstract

خطہئ پیر پنجال میں اردو شاعری کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہےپہلے دور کا آغاز 1900 سے لے کر 1911ء تک کا ہے جس میں محمد اکرم خان عباسی اور پیر حسام الدین شاہ کو شامل کیا جاسکتا ہے جنہوں نے”انجمن اسلامیہ پونچھ“کا قیام عمل میں لایا اور دوسرا دور 1911 سے لے کے 1947تک کا ہے۔ اس دور کو خطہئ پیر پنجال کا ادبی دور کہا جا ئے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ اس دور میں خطہ ئ پیر پنجال کے تمام علاقوں جیسے حویلی، مہنڈر،باغ اور سدھونتی میں اردو کی جڑیں مضبوط ہو گئیں تھیں۔اس دور کے وہ شعرا ء جنہوں نے اردو شاعری کی بنیاد کو مستحکم کیا ان میں منشی حسن علی،ولی محمد، روپ چند احقر، امام الدین ہد ہد اور لالہ چند داس، منشی صادق علی، چراغ حسن حسرتؔ، سرون ناتھ آفتابؔ،دیناناتھ رفیقؔ، سردار گل احمد کوثرؔ، دینا ناتھ کپور،کیپٹن نبی بخش نظامیؔ، موتی لال کپور،ضیاء الحسن ضیا، تحسین جعفری،لالہ رینا آزادؔ، دیوان دت،بہاری لال شاستری، مولوی میر عالم اور امین طارق ؔوغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ان شعراء کو اردو شاعری کے بنیاد گزاروں میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ 1947 کے بٹوارے کے بعد اردو ادب کو بہت بڑا نقصان ہوا اور 1947 کے المیہ کہ بعد چند شعراء یہاں آباد رہے اوراکثر شعرا پاکستان چلے گئے۔1947ء کے بعد نا ساز گار حالات اور ہجرت کے مسا ئل نے ادب کو منتشر کر دیا۔خطہئ پیر پنجال میں ایک عرصہ تک ادبی سر گرمیوں میں سکوت رہنے کے بعد1972 ء سے گاہے گاہے ادبی انجمنیں اور مشاعرے ہونے لگے۔مگر باقاعدہ اردو شاعری کا آغاز 1980 سے ہوا۔ لہذا ”1980تا حال“اردو شاعری کا تیسرا دور تسلیم کیا جا سکتا ہے

Contents

1. Khat-e-Peer Panjal ka taaruf 2. Khat-e-Peer Panjal mein Urdu shairi ka aghaz-o-irteqa 3. Soba-e-Jammu ke shora-e-ka ajmali taaruf 4. 1980 ta haal aur shairi (Khat-e-Peer Panjal ke Hawale se). Ma-Hasil aur Kitabiyat.

10. ZARINA BANO
Ikiswin Sadi Main Urdu Tanqeed.
Supervisor: Dr. Shazia Omair
<u>Th 28519</u>

Abstract

تنقید کی صلاحیت ہر انسان میں ہوتی ہے ۔ انسان اپنے مادہ انتقاد کے بنا پر ہی ترقی کے مدارج طے کر پایا ہے ۔ فطرتاً انسان اپنے لئے بہترین انتخاب کرنے کا متمنی ہوتا ہے۔ خواہ کوئی معمولی سی چیز ہی کیوں نہ ہو وہ اپنی پسند نا پسند کا خاص خیال رکھتا ہے اور اس عمل میں قوت انتقاد کارفرما رہتی ہے۔ یہ قوت قدرت الٰہی کا عطیہ ہے جو ہر کسی کو خوب سے خوب تر کی تلاش میں لا متناہی سفر پر اکساتی ہے ۔ چونکہ ادب زندگی کا ترجمان ہے لہٰذا ادب بھی تنقید کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا ۔ متقدمین و مشاہیر شعر و ادب نے اپنے اپنے عہد میں بہترین ادب کی تخلیق کے لئے کچھ اصول وضوابط متعین کیے ہیں اور ان اصولوں کے بنیاد پر فن پارے کو پرکھنے کا نام تنقید ہے۔ جس طرح ادب نے ترقی کے زینے طے کیے اور اپنے عہد و ماحول سے متاثر رہا، اسی طرح تنقید بھی اپنا روپ بدل بدل کر ادب کی رہنمائی کرتی رہی ہے۔ اردو ادب میں صنف تنقید کی عمر دیگر ترقی یافتہ زبانوں سے نسبتاً کم ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خود اردو زبان کی تاریخ دنیا کی دیگر زبانوں کے مقابلے میں مختصر ہے۔ اردو زبان کی عمر تقریباً تین سو سال سے زیادہ نہیں ہے۔ اردو تنقید کے ابتدائی نقوش تذکروں ، تقریضوں اور کتابوں کے دیپاچوں وغیرہ میں ملتے ہیں ۔ اردو میں تنقید کا با ضابطہ آغاز حالی کی کتاب مقدمہ شعر و شاعری سے ہوتا ہے۔ حالی کے بعد اردو تنقید نے طویل سفر طے کیا ہے اور مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے نقادوں نے اس میدان میں اہم خدمات انجام دیے ہیں ۔ حالی کے بعد اردو تنقید کی روایت کو آگے بڑھانے میں شبلی نعمانی ، مولوی عبدالحق ، نیاز فتح پوری ، مجنوں گورکھپوری ، آل احمد سرور، احتشام حسین، کلیم الدین احمد محمد حسن عسکری محمد حسن ، احسن فاروقی ، وزیر آغا، قمر رئیس سلیم احمد ، ڈاکٹر جمیل جالبی بشمس الرحمن فاروقی ، گوپی چند نارنگ، شمیم حنفی ، گیان چند جین ، عنوان چشتی ، وہاب اشرفی ، ڈاکٹر وارث علوی ، شارب ردولوی ، فرمان فتح پوری ، اسلوب احمد انصاری، حامدی کاشمیری، ابولکلام قاسمی ، قاضی افضال حسین پروفیسر خورشید احمد عقیل احمد صدیقی ، قاضی جمال حسین ، شافع قدوائی شمس الحق عثمانی صغیر افراہیم ، نظام صدیقی، عتیق اللہ و غیرہ نے نمایاں کردار ادا کیا ہے اور صنف تنقید کونئی جہتوں سے آشنہ و آراستہ کیا ہے۔ ڈھانچے سے آگے بڑھ کر اس کے گہرے اور کثیر المعانی پہلوؤں کو دریافت کرتے ہیں ۔ میں نے اپنے مقالے اکیسویں صدی میں اردو تنقید میں موجودہ صدی میں اردو تنقید کے مختلف جہتوں کو آشکار کرنے کی کوشش کی ہے اور اس سلسلے میں شاعری ، فکشن اور غیر افسانوی ادب کے مختلف اصناف کی تنقید کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا ہے۔ مقالہ اکیسویں صدی میں اردو تنقید پانچ ابواب میں منقسم ہے :باب اول اردو تنقید کا منظر نامہ۔ باب دوم :اکیسویں صدی کے اہم ناقدین ۔ باب سوم :اکیسویں صدی میں شاعری کی تنقید۔ باب چہارم :اکیسویں صدی میں فکشن کی تنقید۔ باب پنجم :اکیسویں صدی میں دیگر اصناف کی تنقید

Contents

1. Urdu tanqeed ka manzarnama 2. Ikkiswin sadi ke aham naqadeen 3. Ikkiswin sadi mein Urdu shairi ki tanqeed 4. Ikkiswin sadi mein fiction ki tanqeed 5. Ikkiswin sadi mein deegar asnaf ki tanqeed. Hasil-e-Mutala aur Kitabiyat.